© rasailojaraid.com

ہیں۔ ’’سید مودودی اپنی ہینڈ رائٹنگ کے آئینے میں‘‘ شخصیت کا ایک دل چسپ مطالعہ ہے۔اسی طرح احمد سجاد اور ڈاکٹر تحسین فراقی کے مصاحبے (انٹرویو)، ’’نعیم صدیقی، میرے پسندیدہ شاعر‘‘، ’’عبدالرحمٰن بزمی، پیکرِ صدقِ رضا‘‘، ’’حفیظ میرٹھی، لندن میں‘‘ اور ’’زوال کا چاند ہمارا قومی نشان کیوں ہو؟‘‘ وغیرہ بعض نئے گوشوں کو سامنے لاتے ہیں۔ افسانوں میں نیر بانو ’حلقہ خواتین‘ میں ادب کے حوالے سے ایک بڑا نام تھا۔حفیظ الرحمٰن احسن نے جہاں نیر بانو کے ادبی مقام کے جائزہ لیا ہے اور ان کی ایک نادر تحریر ’ابن آدم‘ (ناولٹ) از سرنو مرتب کر کے محترمہ سلمیٰ یاسمین کے تعاون اور شکریے کے ساتھ شائع کی ہے۔

’اسلام اور ادب‘ کے تحت ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا خطبہ، اور اسی موضوع پر محمد صلاح الدین شہید کا مضمون، ادب اسلامی سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے خاص طور پر قابلِ مطالعہ ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے افسانے، تبصرے اور چند ایک مزاحیہ تحریریں اس پرچے کو وقیع بناتی ہیں۔ سیارہ معیاری اور تعمیری ادب کا ترجمان اور نمونہ ہے۔ مجلّہ سیارہ باذوق اور معیاری ادب کے قارئین کی توجہ چاہتا ہے۔(امجد عباسی)

گفتگو نما، ڈاکٹر راشد حمید۔ ناشر: پورب اکادمی، اسلام آباد۔ فون: ۵۵۹۵۸۶۱-۰۳۰۱۔ صفحات: ۲۴۶۔ قیمت: ندارد۔

یہ کتاب ۵۴ شاعروں، ادیبوں اور ناقدین ادب کے مصاحبوں (انٹرویو) پر مشتمل ہے اور اس میں ادب کے قارئین کے لیے دل چسپی کے بہت سے پہلو ہیں۔ آپ کو اس طرح کے جملے دیکھنے کو ملیں گے ___ ’’ترقی پسند تحریک کی بنیاد حالی نے رکھی جسے اقبال نے زوردار طریقے سے آگے بڑھایا‘‘ (ڈاکٹر آفتاب احمد خاں) ___ ’’ادب مذہب سے ماورا ہو ہی نہیں سکتا۔ تخلیق کار صرف مشاہدے کا قائل ہو تو بھی مذہب سے فرار ممکن نہیں اور اگر وارداتِ قلبی بیان کرنی ہو تو پھر فرار کی کوئی صورت ممکن ہی نہیں‘‘ (اختر عالم صدیقی) ___ ادب میں اختلاف رائے ہی ادب کا حُسن ہے اور یہ حُسن ان مکالموں میں وافر مقدار میں موجود ہے۔ شاعری کی تخلیق کے مختلف پہلو، اچھے افسانے اور افسانہ نگار کی خوبیاں، بہترین مترجم کون ہوتا ہے ___ اس طرح کے بے شمار

© rasailojaraid.com